

# ایک مسجد کے قریب دوسری مسجد بنانے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایک مسجد کے قریب دوسری مسجد بنانا کیسا ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسجد کے قریب دوسری مسجد نمازوں کو قائم کرنے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا کے لیے بنائی جائے، تو اس میں کوئی حرج نہیں، بلکہ اچھی نیت کے ساتھ بنانا باعث اجر و ثواب ہے۔ ہاں! اگر مسجد بنانے میں کوئی غرض فاسد ہو، اللہ عز و جل کی رضا کے لیے نہیں بلکہ مسلمانوں کو متفرق کرنے کے لیے اور محض ضد میں آکر مسجد بنائی جائے، تو یہ مسجد ضرار کے حکم میں شمار ہوگی، لیکن یہ معاملہ چونکہ نیت پر موقوف ہے اور نیت کا حال ہم سے پوشیدہ ہے، اس لیے جب تک شرعی اعتبار سے واضح نہ ہو جائے کہ بنانے والے بری نیت سے بنائی ہے، تب تک اس پر خود سے کوئی حکم ہرگز نہیں لگا سکتے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے ”مسجد جبکہ بہ نیت خالصہ بنائی جائے تو پہلی مسجد کے کسی قدر قریب ہو کچھ حرج نہیں۔“  
”لما فی الاشباہ والدران لاهل المحلۃ جعلوا المسجد الواحد مسجدین۔“

(کہ اشباہ اور در میں ہے کہ اہل محلہ کے لئے جائز ہے کہ ایک مسجد کو وہ دو مساجد بنالیں۔) (فتاویٰ رضویہ، جلد 8، صفحہ 72، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور مقام پر ہے ”اگر واقع میں ایسا ہی ہے کہ یہ لوگ یہ مسجد اللہ کے لئے نہیں بناتے محض ضد اور نفسا نیت اور مسجد قدیم کی جماعت متفرق کرنے کے لئے بناتے ہیں تو ضرور وہ مسجد ضرار کے حکم میں ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 8، صفحہ 86، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-4445

تاریخ اجراء: 26 جمادی الاولیٰ 1447ھ / 18 نومبر 2025ء



## *Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)*



[www.fatwaqa.com](http://www.fatwaqa.com)



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



[feedback@daruliftaahlesunnat.net](mailto:feedback@daruliftaahlesunnat.net)